Fikr-o-Nasar (Islamabad) 10:11 (1973)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

۱۰ اپریل کو منتخب قومی اسمبلی میں اتفاق رائے سے آئین کی منظوری پاکستان کی تاریخ کا ایک ایسا واقعہ ہے جو اپنے متوقع اثرات و نتائج کے اعتبار سے عہد آفریں ثابت ہوگا۔ امید و بیم کے کرب انگیز لمحات ختم ہوئے اور پاکستانی ملت سنگین حادثات سے دوچار ہونے کے باوجود آج عزم و حوصلہ کی دولت سے مالامال ہے۔ الحمد للہ کہ یاس و بے یقینی کی وہ فضا ختم ہوئی جو پاکستان کے افق پر چھا ئی ہوئی تھی۔ عامۃ الناس کے پژمردہ چہرے خوشی سے دمک اٹھے۔ آج ہر دل مسرور و شادماں ہے کہ ملک ایک نئے دور میں داخل ہوگیا۔ اب کوئی شخص اسے سرزمین بے آئین کا طعنہ نہ دے سکے گا۔ قوم نے اپنی منزل پا لی۔ ارض پاک کو اس کا آئین مل گیا۔ آئین جو امن و خوشحالی، سیاسی استحکام اور اقتصادی ترقی کا ضامن ہوگا انشاءاللہ۔

یہ آئین کسی ایک فرد یا کسی ایک جماعت کا آئین نہیں، یہ پوری قوم کا آئین ہے۔ اس کی تشکیل میں ملک کا ہر فرد شریک ہے، اس لئے کہ اس میں ملک کے ہر طبقے ہر خطے کے لوگوں کی امنگوں کی ترجمانی ہے۔

یہ آئین اسلامی جمہوری وفاقی پارلیمانی ہے۔ اسلام پاکستان کی بنیاد ہے اس لئے اس کے آئین کے لئے بمنزلہ روح کے ہے۔ ہمارے آئین ساز ادارے نے واضح الفاظ میں اسلام کو ریاست کا مذہب قرار دیا ہے اور آئین میں ایسی دفعات شامل کی ہیں کہ ان پر عمل کے بعد پاکستان واقعی ایک اسلامی ریاست بن کر ابھرے گا۔ جو دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوگا آسمانی بادشاہت کا۔ جہاں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی یاد تازہ ہوگی۔ آئین کا جمہوری ہونا بھی

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

مسلم ہے ۔ اسے جمہور کے منتخب نمائندوں نے جمہور کی امنگوں کے مطابق بنایا ہے اور اس کا بنیادی مقصد عامۃ الناس کی فلاح و بہبود ہے ۔ مغربی جمہوریت میں اقتدار عوام یا اس کے منتخب نمائندوں کو حاصل ہوتا ہے ۔ مگر اسلام میں اقتدار اللہ تعالےٰ کے لیے ہے ۔ ولہ الحکم ۔ سروری فقط اس ذات بے ہمتا ہی کو زیب دیتی ہے ۔ حکمرانی کا حق صرف اسی کو حاصل ہے ۔ انسان نیابۃً اس کی ہدایت کے مطابق حکومت کا کام چلاتے ہیں ۔ اسلام کا مزاج جمہوری ہے ۔ اس کے اجتماعی نظام کی بنیاد شوریٰ پر ہے ۔ اسلام میں جمہوریت ہے مگر اس ضمن میں اس کا اپنا ایک خاص تصور ہے جو بعض امور میں جزءً یا کلاً مغربی تصور جمہوریت سے مماثل ہو سکتا ہے مگر بحیثیت مجموعی اس سے بہت مختلف ہے ۔

وفاقی ہونا موجودہ آئین کی ایک اور خوبی ہے ۔ اس طرح ملک کے مختلف یونٹوں کو آئین میں حسب منشا نمائندگی مل گئی ہے ۔ تمام صوبے خاص کر چھوٹے صوبے اس سے مطمئن ہو جائیں گے اور یہ بات ملکی سالمیت اور داخلی استحکام کے لئے بہت ضروری ہے ۔ اس سے ماضی کی غلطیوں کی بجا طور پر تلافی کردی گئی ہے اور اس کے بعد ملک فتنوں سے محفوظ ہوجائے گا ۔

یہ حسن اتفاق ہے تو بہت خوش آئند اور ملک و ملت کے لئے یقیناً فال نیک ہے ۔ اور صدر پاکستان اور ان کے رفقائے کار کا ارادی عمل ہے تو لائق تحسین و مبارکباد ہے کہ آئین کی منظوری کے لئے ایک ایسے مہینہ کا انتخاب کیا گیا جو اسلامی تقویم میں اپنی برکت اور یمن و سعادت کے لئے ممتاز ہے ۔ بقول صدر پاکستان اس مہینے کی نسبت نے آئین کی خوشیوں کو دوبالا کردیا ہے ۔ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ و سلم اور جشن آئین نور علی نور ۔ اور ہو نہ ہو یہ اسی با برکت مہینے کا کرشمہ ہو کہ موجودہ آئین ایک صحیح اسلامی آئین ہے ۔ اس مہینے میں پیغمبر اسلام پیدا ہوئے ۔ رحمۃللعالمین آئے ۔ ظہور قدسی

نے دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دیا ۔ پاکستان کا آئین نہ صرف اہل پاکستان کے لئے اور عالم اسلام کے لئے بلکہ دنیائے انسانیت کے لئے ایک نئے دور کا نقیب ہوگا ۔ اس دور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ شاید اسی گھڑی کی منتظر رہی ہو ۔

ہم صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور ان تمام لوگوں کو بہ صمیم قلب ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جنھوں نے اس آئین کی تیاری میں کسی درجے میں بھی کوئی حصہ لیا ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب کی مشترکہ مساعی اور باہمی اعتماد و تعاون، رواداری و لگن سے ہی یہ عظیم کام پایہ تکمیل کو پہنچا ۔ صدر پاکستان کی مدبرانہ رہنمائی میں ہمارے وزیر قانون نے شبانہ روز محنت کی جب کہیں جا کر یہ عظیم کارنامہ اتمام کو پہنچا ۔ اس دوران میں نازک مراحل بھی آئے، پیچیدگیاں بھی پیدا ہوئیں، مگر سعی پیہم اور سیاسی تدبر کے ذریعے ان پر قابو پا لیا گیا ۔

حزب اقتدار کے ساتھ حزب اختلاف کی مساعی بھی خراج تحسین کی مستحق ہیں جنھوں نے پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرض کو پہچانا اور اس وقت اپنا دست تعاون بڑھایا جب صورت حال کی نزاکت نے پوری قوم کو ضغطے میں مبتلا کردیا تھا ۔

حزب اقتدار نے حکومت میں رہتے ہوئے غرور و تمکنت کی جگہ افہام و تفہیم اور مذاکرات کا راستہ اختیار کیا ۔ اور حزب اختلاف نے بھی بے جا ضد اور اختلاف برائے اختلاف کی جگہ سلامت روی اور مفاہمت کا طریقہ اپنایا ۔ جانبین کے اس مفاہمانہ رویے اور باہمی تعاون نے ہمارے آئین کو ایک مثالی آئین بنا دیا ۔ اتفاق رائے سے کسی آئین کا منظور ہوجانا بہت بڑی بات ہے ۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین ۔

اللہ تعالی اس آئین کے ذریعہ پاکستان کو قوت و استحکام عطا کرے ۔ اس آئین کے سایے میں ہم دن دونی رات چوگنی ترقی کریں ۔ پاکستان کا بول بالا ہو ۔ اسلام کا پرچم اونچا ہو ! آمین یا رب‌العالمین !